پہلے غیر مغربی ڈائریکٹر کی سربراہی میں "ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ" کے نئے اقدامات

عالمگیر مسیحی تنظیم "ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ" کی ۱۴۶ سالہ تاریخ میں پہلی بار ایک غیر مغربی نے اس کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا ہے۔ ۲۵ جون ۱۹۹۲ء کو منیلا (فلپائن) میں منعقدہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جناب اگسٹین۔ جی۔ وینسر جونیر (Agustin G. Vencer, Jr.) دس برس تک ڈائریکٹر کے عہدے پر رہنے والے امریکی جناب ڈیوڈ۔ ایم۔ ہوورڈ (David M. Howard) کے جانشین منتخب کیے گئے۔

"ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ" حقیقتاً دنیا بھر میں کام کرنے والی خود مختار اور علاقائی تبشیری تنظیموں کا ایک اتحاد ہے جو تقریباً چھ لاکھ چرچوں اور ستر ملکوں میں پھیلے ہوئے دس کروڑ تبشیر پسند مسیحیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

۶۸ ملکوں سے تعلق رکھنے والے مندوبین، مبشّرین اور فیلوشپ کے کارکن جنرل اسمبلی میں "اٹھو اور کام میں لگ جاؤ" کے پیغام پر یک جا ہوئے۔ انھوں نے فیلوشپ کے نئے اقدامات کو پسند کیا اور بعض نے ان اقدامات کو تنظیم کے "نئے آغاز" کا نام دیا ہے۔

مندوبین نے فیلوشپ کی انتظامی کونسل (جسے "بین الاقوامی کونسل" کا نام دیا گیا ہے۔) کے ارکان کی تعداد دس سے پندرہ کر دینے کا فیصلہ کیا تاکہ مشرقی یورپ، فرانسیسی بولنے والے افریقی علاقے اور پرتگیز لاطینی امریکہ کو علاقائی نمائندگی دی جاسکے نیز کونسل کی غیر متوازن تشکیل "درست کر دی جائے۔" دو خواتین کو آخر الذکر مقصد کے لیے پہلی بار کونسل کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔

"ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ" کی جنرل اسمبلی کے فیصلے کے مطابق مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے ہیں۔

* ایک نیا "کمیشن برائے مذہبی آزادی" تشکیل دیا گیا جو دنیا بھر میں آزادئ مذہب کو تقویت دینے اور مبشّر مسیحیوں کی آزادی کی حفاظت کے لیے کوشاں رہے گا۔ کمیشن مذہبی آزادی کی صورت حال پر نظر رکھے گا، مذہبی آزادی پر عائد کی جانے والی قدغنوں کا نوٹس لے گا اور اس مقصد کے لیے کوشاں

رہے گا کہ مذہبی آزادی برقرار رکھنے کے لیے لوگ چوکنے ہوں۔ جنرل اسمبلی کے ارکان نے اعلان کیا کہ حکومتی تعلقات کے لیے ایک ٹاسک فورس بنائی جائے گی۔ نیز وکلاء کو منظم کیا جائے گا تاکہ ان لوگوں کو قانونی اور مالی امداد فراہم کی جائے جن پر ان کے مذہب کے حوالے سے مقدّمے قائم ہیں یا وہ جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

* یہ بیان کرتے ہوئے کہ جلد ہی دنیا کی آبادی میں نصف سے زائد تعداد بیس سال سے کم عمر لوگوں کی ہوگی اور بہت سے ملکوں میں نوجوانوں تک مسیحیت کا پیغام نہیں پہنچا، "ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ" نے نوجوانوں کے لیے ایک کمیشن قائم کیا ہے تاکہ بحرانی صورت حال میں فیلوشپ کو مدد بہم پہنچا سکے۔ سیکرٹری انتظامیہ جناب پال بارتھ وک (Paul Borthwick) نے بتایا کہ یہ کمیشن وسائل بہم پہنچائے گا، نوجوانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کی ضرورت کا دنیا بھر میں شعور پیدا کرے گا اور نوجوانوں میں تبشیری کام کو متاثر کرنے والے عالمی رجحانات اور معاملات پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرے گا۔

*جنرل اسمبلی کے اجلاس سے ایک ہفتہ پہلے نوتشکیل شدہ کمیشن برائے خواتین نے اپنے اجلاس میں معاشرے، چرچ اور خاندان میں خواتین کے انجیلی کردار پر تبادلۂ خیال کیا اور چرچ پر زور دیا کہ "خواتین کی صلاحیتوں کو جن سے پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھایا گیا، چرچ کی نشوونما اور مضبوطی کے لیے بھرپور طور پر استعمال کیا جائے۔" کمیشن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ خواتین کی صلاحیتوں اور ضرورتوں کو اکثر نظر انداز کیا گیا ہے اور یہ کہ "خواتین کو معاشرے اور بعض اوقات چرچ کی جانب سے بھی مخالفت، جنسی بنیاد پر امتیازی سلوک اور کھلم کھلا دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

* ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ کی جنرل اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۹۹۶ء میں برطانیہ میں ہوگا۔ [رپورٹ : کرسچنٹی ٹوڈے]

مشرق وسطیٰ

عراق کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی ضرورت ہے۔

اگست میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی پندرہ چرچ تنظیموں نے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ساتھ تعاون کرے تاکہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر فراہم کی جانے والی امداد عراقی عوام تک پہنچ سکے۔ ان تنظیموں کے رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں زور دیا ہے کہ عالمی برادری اور